



سوال

(39) عالم شباب میں ارکان اسلام کی پابندی اور گناہوں کا ارتکاب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک نوجوان اسلام کے ارکان خمسہ کی تو اس طرح پابندی کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے یعنی اس نے واجبات و منہیات کو بچا کر رکھا ہے تو اس شخص کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

توبہ کا دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا ہے لہذا ہر کافر اور گناہگار کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خالص توبہ کر لے اور وہ اس طرح کہ ماضی میں جو کفر و معصیت کا ارتکاب ہوا، اس پر ندامت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تعظیم کی وجہ سے اسے فوراً ترک کر دے اور یہ عزم صادق کر لے کہ آئندہ اس کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ جب آدمی اس طرح توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ تمام سابقہ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتُوبِ إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ ۳۱ ... سورة النور

”اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔“

نیز فرمایا:

وَأَنِ لَعْنًا لِمَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ ابْتَدَىٰ ۗ ۸۲ ... سورة طہ

”اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے، عمل نیک کرے، پھر سیدھے راستے پر چلے، اس کو میں ضرور بخش دینے والا ہوں۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور توبہ بھی پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔“ مسلمان کے حق میں توبہ کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ ظلم سے اگر کسی کا حق چھینا ہے تو اسے واپس لوٹانے یا اس سے معاف کروانے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اگر کسی نے اپنے بھائی کی کوئی چیز ظلم سے حاصل کی ہو تو اس سے آج ہی معاف کروالے قبل اس کے کہ وہ دن آنے جس میں انسان کے پاس کوئی دینا ریا درہم نہ ہوگا۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیوں کو اس پر لا دیا جائے گا۔“ (بخاری) اس مضموم کی اور بھی بہت سی آیات و احادیث ہیں۔



هدا ما عندي والهدا علم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص 186

محدث فتویٰ